ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.7 No.2, 2024

علوم القرآن از مولانا گوہر رحمٰن کا تعارف و منہج و اسلوب: ایک تحقیقی مطالعہ

Ulum al-Quran by Maulana Gohar Rahman: Introduction, Methodology, and Style :A Research Study

Dr. Aminullah
Assistant professor / HOD Department Islamic Studies, Shaheed Benazir Bhutto University Sheringal Dir Upper
International Post-Doc Fellowship, Islamic Research Institute, IIU, Islamabad.
(Email: amin@sbbu.edu.pk)
Muhammad Taha Ibrahim Dehlvi
Lecturer, Department of Islamic Studies, The University of Lahore.
Doctoral Researcher, International Islamic University, Islamabad
Email:tahadehlvi7863@gmail.com
Muhammad Saad Dehlvi
Ph. D Scholar, Department of Islamic Studies, The University of Lahore, Lahore.
(Email: muhammadsaaddehlvi@gmail.com)

Abstract

The Quran is a comprehensive guide to life, essential in providing guidance and direction across all epochs. Fulfilling its dictates is inseparable from acts of worship. The Quran encompasses both general principles and detailed narratives, necessitating elaboration. Therefore, Prophet Muhammad (peace be upon him) elucidated its details. In his designated role, he included explanations and clarifications of the Quran's teachings. It is the duty of the Muslim community to make Quranic education universally accessible in every era. Accordingly, scholars authored exegeses to elucidate and interpret its overall and specific, general and particular meanings according to their capacities. Through diverse linguistic expressions and methodologies tailored to individual tastes, authors served the Quran in various languages. Special methodologies and styles have been adopted to articulate the sciences of the Quran, one such notable work being "Ulum al-Quran" by Allama Gohar Rahman. This book employs various styles such as fluency, simplicity, scholarly and literary finesse, rhetoric and oratory, and logical and evangelical approaches, distinguishing it from other works on the sciences of the Quran. Its argumentative methodologies cite the Quran, Hadith, sayings of the companions and successors, lexicons, poetic genres, pedagogical strategies, marginal annotations, introductions to chapters, and virtues of verses and chapters, assigning it a unique position among Quranic exegeses.

Key Words: *Ulum al-Quran, Gohar Rahman, Methodology, Quranic.*

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.7 No.2, 2024

تعارف

قرآن حکیم میں اللہ تعالیٰ نے نبی ﷺ کی بعثت باسعادت کے جو مقاصد بیان فرمائے ہیں، ان میں امت کو آیات قرآنیہ کی تلاوت کے ساتھ ساتھ ان کے معانی کے بارے میں تعلیم دینا بھی شامل تھا۔ آج ہمارے پاس جس طرح قرآن صامت موجود ہے، اسی طرح قرآن ناطق یعنی آپ ﷺ کی بتلائی ہوئی تشریحات بھی اسی طرح محفوظ ہیں جس طرح آپ ﷺ امت کو دے کر گئے تھے۔ آپ ﷺ کے بعد صحابہؓ نے اور پھر تابعین اور تبع تابعین نے قرآن مجید اور اس کی تعلیمات کو دنیا کے کونے کونے میں اس طرح پھیلایا جس کی نظیر پیش کرنے سے تاریخ انسانی قاصر ہے۔

قرآن حکیم نے جہاں اہل عرب کو اپنے جیسا کلام پیش کرنے سے عاجز کر دیا، وہاں ((مَا فَرَّطْنَا فِي الْكِتَابِ مِنْ شَيْءٍ))اور((وَنَزَّلۡنَا عَلَيۡكَ ٱلۡكِتَٰبَ تِبۡيَٰنًا لِّكُلِّ شَيۡءٍ وَهُدًى وَرَحۡمَةً وَبُشۡرَىٰ لِلۡمُسۡلِمِينَ))[1] کہہ کر اقوام عالم کو علوم و معارف کے ان پوشیدہ خزانوں سے روشناس کرایا جس کے بعد کرہ ارض کی جاہل ترین قوم کا شمار مہذب ترین قوموں میں ہونے لگا اور وہ کرہ ارض کے تخت و تاج کے وارث بھی بنے۔

علوم و فنون اور معارف قرآنیہ کی نشر و اشاعت آپ ﷺ کے ارشادات مبارکہ کی بدولت ہوئی جن میں علم کے حصول اور نشر و اشاعت کو فضیلت اور برتری کا معیار قرار دیا گیا ہے۔ آپ ﷺ کا ارشاد مبارک ہے :((خیرکم من تعلم القرآن و علمه)) [2]

(تم میں سب سے بہتر وہ ہے جس نے قرآن کو سیکھا اور دوسروں کو سکھایا)۔ آپ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

”سیکھو قرآن اور اس کو پڑھو۔ قرآن پڑھنے اور سیکھنے والے کے لیے قرآن کی مثال ایسے ہے جیسے مشک بھری ہوئی تھیلی کہ اس کی خوشبو تمام مکان میں پہنچتی ہے۔ اس شخص کی مثال جس نے قرآن سیکھا اور سکھایا اور وہ اس کے سینے میں محفوظ ہے، اس تھیلی کی مانند ہے جو مشک پر باندھی گئی ہے“[3]

آپ ﷺ کے ان ارشادات کی بدولت علمائے اسلام نے قرآن حکیم کو اپنی تحقیق کا مرکز و محور بنایا اور بہت سے علوم و فنون کی بنیاد ڈالی۔ قرآن حکیم اور اس سے متعلقہ علوم مثلاً اسباب نزول آیات، جمع قرآن، ترتیب قرآن، علم ترجمہ، علم تفسیر، علم الخط والرسم، علم النحو والصرف، تلاوت و تجوید، محکم و متشابہ، ناسخ و منسوخ، معرفت سور مکیہ و مدنیہ وغیرہ پر اس قدر لکھا گیا کہ کسی دوسری آسمانی کتاب پر نہیں

1 النحل:۸۹

2 البخاری، ابوعبداللہ محمد بن اسماعیل، **الجامع الصحیح** ،كِتَاب فَضَائِلِ الْقُرْآنِ.. بَابُ خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهُ(بیروت: دار المعرفۃ، 1998ء)، رقم الحدیث:۵۰۲۷۔

3 البخاری، ابوعبداللہ محمد بن اسماعیل، **الجامع الصحیح** ،كِتَاب فَضَائِلِ الْقُرْآنِ.. بَابُ خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهُ(بیروت: دار المعرفۃ، 1998ء)، رقم الحدیث:۵۰۲۴۔

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.7 No.2, 2024

لکھا گیا۔ المختصر علوم القرآن پر تحقیق و تفتیش کا میدان بہت وسیع ہے۔ اس زیر نظر مقالہ میں علوم القرآن از گوہر رحمان کا تعارف و منہج و اسلوب بیان کیا گیا ہے۔

علوم القرآن

علوم القرآن ایک مرکب اضافی ہے اور اس سے مراد وہ علوم ہیں جو قرآن نے بیان کیے ہیں یا وہ قرآن سے اخذ کیے جاسکتے ہیں اور جو قرآن فہمی میں مدد دیتے ہیں اور جن کے ذریعے قرآن مجید کو سمجھنا آسان ہو جاتا ہے۔ ان علوم میں وحی کی کیفیت، نزولِ قرآن کی ابتدا اور تکمیل، جمع قرآن، تاریخ تدوین قرآن، شانِ نزول، مکی و مدنی سورتوں کی پہچان، ناسخ و منسوخ، علم قراءات، محکم و متشابہ آیات وغیرہ، اعجاز القرآن، علم تفسیر، اور اصول تفسیر سب شامل ہیں۔ علومِ القرآن کے مباحث کی ابتدا عہد نبوی اور دورِ صحابہ کرام سے ہو چکی تھی تاہم دوسرے اسلامی علوم کی طرح اس موضوع پر بھی مدون کتب لکھنے کا رواج بہت بعد میں ہوا۔ قرآن کریم کو سمجھنے اور سمجھانے کے بنیادی اصول اور ضابطے یہی ہیں کہ قرآن کریم کو قرآنی اور نبوی علوم سے ہی سمجھا جائے۔ علوم القرآن کے موضوع پر اس کے ماہرین نے متعدد کتب لکھی ہیں۔ ان میں الاتقان فی علوم القرآن، البرہان فی علوم القرآن، مناہل العرفان فی علوم القرآن، المباحث فی علوم القرآن اور علوم القرآن از تقی عثمانی قابل ذکر ہیں۔ زیر تبصرہ کتاب "علوم اقرآن" شیخ القرآن والحدیث مولانا گوہر الرحمٰن رحمۃ اللہ علیہ کی 2 جلدوں پر مشتمل تصنیف ہے۔ مصنف موصوف نے اپنی اس کتاب کے بنیادی مباحث کو ان 10 ابواب (تعارف قرآن، نزول قرآن، قرآن کا نزول سات حرفوں میں، تدوین قرآن، اعجاز القرآن، النسخ فی القرآن، مضامین قرآن، تفسیر اور اصول تفسیر، متجددین کا منہج تفسیر، مدون تفاسیر اور تعارف مفسرین) میں مرتب و مدون کیا ہے۔ ان ابواب کی ذیلی مباحث میں دوسری ضروری تفصیلات بھی آگئی ہیں۔ اور جہاں تک ممکن ہو سکا ہے کتاب کو جامع بنانے اور تمام ضروری اور اہم مباحث پر حاوی بنانے کی کوشش کی گئی ہے۔

علوم القرآن کی مختلف انواع پر مستقل تالیفات کا سلسلہ دوسری صدی ہجری میں شروع ہو چکا تھا۔ ابو عبید قاسم بن سلام (م ۲۲۴ھ) نے فضائل قرآن، ناسخ و منسوخ اور قراآت پر تالیفات رقم کیں، علی بن مدینی (م ۲۳۴ھ)، نے اسباب النزول پر کتاب لکھی، ابن قتیبہ (م ۲۷۶ھ) نے مشکل القرآن پر کتاب تالیف کی، محمد بن خلف بن المرزبان (م ۳۰۹) نے "الحاوی فی علوم القرآن" ستائیس اجزاء میں لکھی[1]۔ غالباً یہ پہلی کتاب ہے جس کے عنوان میں پہلی مرتبہ علوم القرآن کی اصطلاح استعمال ہوئی لیکن اس میں علوم القرآن کی کون سی کون سی انواع تھیں، اس کے بارے میں معلومات میسر نہیں، کیونکہ یہ کتاب مفقود ہے۔ اس کا تذکرہ کتابوں ہی میں ملتا ہے۔ ابو بکر محمد بن قاسم الانباری (م۳۲۸ھ) نے "عجائب علوم القرآن" کے نام سے ایک کتاب لکھی۔ اس کتاب کا موضوع قرآن کے فضائل اور اس کا سات حروف پر نازل ہونا ہے۔ اس کے علاوہ اس کتاب میں مصاحف کی کتابت اور آیات و کلمات اور سورتوں کی تعداد کا بھی ذکر ہے۔ اس

1 داؤدی، محمد بن علی بن احمد، شمس الدین، الحافظ، طبقات المفسرین، تحقیق علی محمد عمر، (مکتبۃ الاسلامیہ، مصر ۱۹۷۶) ج:۱، ص:۱۴۱۔

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.7 No.2, 2024

کتاب کا ایک نسخہ اسکندریہ کے مکتبہ البلادیہ میں موجود ہے[1] محمد بن عزیز ابو بکر سجستانی (م ۳۳۰ھ) نے "غریب القران" کے عنوان سے ایک کتاب لکھی۔ یہ کتاب یوسف مرعشلی کی تحقیق سے بیروت سے ۱۹۸۹ میں شائع ہوئی۔ اس دور میں احمد بن جعفر ابن المناری (م ۳۳۶ھ) نے علوم القرآن پر بہت سی کتابیں لکھیں۔ ابن الجوزی (م ۵۹۷ھ) نے ان کے متعلق لکھا ہے: "میں نے ابو یوسف قزوینی کی تحریر سے نقل کیا ہے، ان کا کہنا ہے کہ ابوالحسین بن المناری جید قاریوں اور بڑے محدثین میں سے تھے۔ علوم القرآن پر ان کی ۴۰ سے زائد کتب ہیں۔ ان میں سے تقریباً ۲۱ کتب سے تو میں واقف ہوں اور باقی کتب کے متعلق میں نے سنا ہے۔" ابن الجوزی کا کہنا ہے کہ ان کی تصنیفات میں سے ان کے ہاتھ کے لکھے ہوئے چند ٹکڑے میری نظر سے گزرے۔ ان میں مجھے ایسے فوائد ملے جو اس دور کی کسی دوسری کتاب میں نہیں پائے جاتے۔[2]

اس کے بعد زمانے کے گزرنے کا ساتھ ساتھ اس موضوع میں جدت اور وسعت آتی گئ اور کئ کتب اس عنوان پر لکھی گئ تاہم بات کرے برصغیر کی تو اس علاقے میں بھی علوم القرآن پر جامع کام ہو چکا ہے اور ہو رہا ہے۔ تاہم بنیادی کتب ماخذ علوم القرآن میں مولانا گوہر رحمان کی کتاب علوم القرآن اپنی اہمیت کی آپ حامل ہے۔

مولانا گوہر الرحمان کے احوال

مولانا گوہر رحمان انیس سو چھپن میں ضلع چراسی مانسہرہ میں مولانا شریف اللہ کے گھر میں پیدا ہوئے ان کے والد علاقے کے معروف عالم دین تھے مولانا مولانا گوہر رحمان نے انیس سو اکاون میں درس نظامی کی تعلیم مکمل کی۔ اس کے بعد انہوں نے باون سال تک پنجاب اور صوبہ خیبر پختونخوا کے مختلف مدارس میں درس نظامی کی تدریس کی۔ انہوں نے انیس سو تریسٹھ میں مردان میں تفہیم القرآن کے نام سے مدرسہ قائم کیا اور زندگی بھر اسی کی خدمت میں کمربستہ رہے ہیں۔ وہ دوبار قومی اسمبلی کے رکن منتخب ہوئے۔ انہوں نے قومی اسمبلی اور سینٹ میں نفاذ شریعت کے لیے شریعت بل پیش کیے۔ اور سود کے خاتمے کے لیے شکیل کورٹ اور وفاقی شرعی عدالت کی معاونت کے لیے عدالت میں پیش ہو کر آئے جس کی بنیاد پر عدالتوں نے 1991 میں سود کو کالعدم قرار دیا۔

مولانا گوہر رحمان ایک محقق عالم دین تھے۔ وہ علوم دینیہ کے جامع تھے۔ وہ بیک وقت مفسر قرآن اور حدیث اور علوم میں گہری نظر رکھتے تھے تفسیر اور علوم القرآن وحدیث اور فقہ میں ان کی وقیع تصنیفات ان کی ثقاہت اور علمی مہارت کے زندہ ثبوت ہے۔ اسلامی اصولوں کے ساتھ ساتھ انھوں نے علوم القرآن پر گراں قدر خدمات تھوڑی۔

1 صبحی صالح، ڈاکٹر، مباحث في علوم القرآن، (دار المعرفہ، بیروت ۱۹۶۸ء) ص: ۱۲۲۔

2 ابن الجوزی، جمال الدین أبو الفرج عبد الرحمن بن علي بن محمد، المنتظم في تاريخ الأمم والملوك،، حیدر آباد دکن ۱۳۵۷ھ، ج: ۶، ص: ۳۸۸۔

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.7 No.2, 2024

سبب تالیف

کتاب کا سبب تالیف بیان کرتے ہوئے خود ہی رقمطراز ہے:

"علوم القرآن کی تصنیف کا پس منظر یہ ہے ہے کہ پندرہ شعبان سے 27 رمضان تک 42 روزہ تفسیر قرآن کے آغاز پر دو دن مجموعی طور پر آٹھ گھنٹے میں قرآن اور علوم قرآن کے بارے میں میں تقریریں کرتا تھا جن میں طلباء کو ضروری مباحث پیش نظر اور اصول تفسیر مظہری نشین کرانے اور لوٹ کر آنے کی کوشش کرتا تھا تاکہ دوران تصویر طلباء کو میرے پر زور سے اور منہج کو کی تفہیم کو سمجھنے میں آسانی ہو اور کوئی دقت اور اشکال پیش نہ آئے یہ سلسلہ ہر سال جاری رہتا متعین تاریخ تو معلوم نہیں ہے لیکن اندازہ ہے کہ سات سال پہلے میں نے ارادہ کیا کہ ہر مباحث کو ہر سال دورہ تفسیر کے آغاز میں تقریروں کے ذریعے ذہن نشین کرایا جاتا ہے اس کو مزید اور تحقیق کے ساتھ علوم القرآن کے نام سے محفوظ کر لیا جائے اور ان کے شائقین اس مرتبہ کا مطالعہ کر کے ان کو اچھی طرح سیکھ لے اور دوسری تصویر کے آغاز میں جو لیکچر دیئے جاتے ہیں ان کو سمجھنے میں بھی ان کو آسانی سے اپنے اس ارادے کو عملی جامہ پہنانے کے لیے میں نے بسم اللہ الرحمن رحمٰن الرحیم پڑھ کر اس کی تصنیف کا آغاز کر دیا ہے دوسری کتابوں اور مضامین لکھنے کی طرف متوجہ ہو گیا اور تدریسی تحریک کے مشاغل میں بھی کچھ زیادہ ہی مصروف ہو گئے ہیں مسائل کا حصہ سوم وچہارم ہم سب پر عدالتی بیانات اور دوسری کتابیں بی اے زمانے میں شائع ہوئے ان میں کبھی کبھی علوم القران میں بھی ابھی کچھ نہ کچھ لکھ لیا جاتا تھا لیکن ان میں مسائل کی وجہ سے اس دور میں پوری توجہ اور یکسوئی کے ساتھ اس پر کام نہ ہو سکا تھا۔ مگر میرے اصحاب واصحاب کا اصرار مسلسل تھا کہ علوم القرآن کو جلد سے جلد مکمل کیا جائے۔ "

کتاب کی تکمیل کے مرحل میں کیا دشواریاں آئیں ان کے متعلق فرماتے ہیں:

"چناچہ اللہ کی توفیق سے دسمبر 2001 تک چھے مہینوں میں مزید پانچ ابواب کی تدوین وتصویب مکمل ہو گی ان کے مہینوں میں وقفے وقفے سے بیماری کے حملے بھی ہوتے تھے لیکن یہ برداشت نہیں کیے جاسکتے تھے آخری تین ماہ باقی تھے کہ سوال چودہ سو 22 ہجری بمطابق جنوری 2002 میں مجھ پر بیماری کا شدید حملہ ہوا آواز بھی بند ہو گئی تقریر چلنے پھرنے سے معذور ہو گیا مگر الحمدللہ دو ماہ کے علاج اور آرام کے بعد اللہ سبحانہ وتعالی عنہ نے اپنے فضل وکرم سے صحت اور قوت اتنی حال کر دیں کے گھنٹہ ڈیڑھ گھنٹہ بخاری کا درس دے سکتا ہوں اور کرسی پر بیٹھ کر لکھنے کا کام کر سکتا ہوں مگر سو ڈیڑھ سو قدم کے چلنے کے قابل اب بھی نہیں۔ میں نے چار مہینوں میں یعنی مارچ اپریل مئی جون 2002 میں اللہ کی توفیق اور فضل وکرم سے آخری ابواب بھی تحریر میں آگے اس حال میں کہ جب بیماری میں شدت آجاتی تو درمیان میں وقف کرنے پڑتے اس طرح قارئین کو معلوم ہو گیا اس کتاب کے لکھنے میں تسلسل قائم نہیں رہ سکا جس کی چھ ابواب 2006 میں لکھے گئے ہیں اور آخری تین باب 2002 کے مارچ اپریل مئی اور جون کے مہینوں میں مکمل کر لئے گئے ہیں کی وجہ سے درمیان میں چھوٹے وقفوں کو مستثنیٰ کر دیا جائے تو اس کتاب کی تصنیف کوئی آٹھ سے نو ماہ میں مکمل کی ہے اور طویل عرصے میں آٹھ کتابیں مزید لکھی گئی ہیں اور شائع کی گئی دورانی تصنیف میں نے لائحہ عمل یہ اختیار کیا تھا کہ جتنا حصہ لکھ لیتا اسے دارالعلوم تفہیم القرآن کے فاضل استیاق حسین کے

حوالے کر دیتا اور اُس کی کمپوزنگ کی درستگی کے لیے واپس کر دیتا اور میں اس کی درستگی کر کے دوسرے حصے کو شروع کر دیتا ہے میری دوسری کتابوں پر حرکات و سکنات اور اعراب لگانے کا اہتمام نہیں کیا گیا تھا مگر علوم القرآن کی تمام عربی عبارات پر حرکات و سکنات اوراعراب لگان ے کا اہتمام کیا گیا ہے حوالے براہ راست امہات الکتب کے لیے گئے ہیں البتہ جب اصل مصدر دستیاب نہیں ہو سکا تو اس کے بل واسطہ حوالے پر اتفاق کیا گیا اصل مصادر سے تلاش کرنے اور ان کے ترجمے کرنے میں کتنی محنت کرنی پڑتی ہے اس کا اندازہ وہی اہل علم لگا سکتے ہیں جنہون نے کوئی علمی و تحقیقی کام کیا ہو۔"

علوم القرآن کی تبویب

علوم القرآن کی ابواب بندی کے متعلق لکھتے ہیں:

"علوم القرآن کی تبویب علوم القرآن کی مباحث اور ان کی ذیلی جزئیات وتفصیلات تو بہت زیادہ ہیں لیکن میں نے اہم اور بنیادی مباحث کو ۱۰ ابواب میں مرتب و مدون کر دیا ہے اور ان کو اب کی ذیلی مباحث میں دوسری ضروری تفصیلات بھی آئی ہیں اور جہاں تک ممکن ہو سکا ہے کتاب کو معانی اور تمام ضروری اور اہم مباحث پر حاوی بنانے کی کوشش کی گئی ہے۔"

ابواب کی تبویب اس طرح ہے:

- باب اول — تعارف قرآن
- باب دوم — نزول قرآن
- باب سوم — قرآن کا نزول سات حرفوں میں
- باب چہارم — تدوین قرآن
- باب پنجم — اعجاز القرآن
- باب ششم — النسخ في القرآن
- باب ہفتم — مضامین قرآن
- باب ہشتم — تکفیر اور اصول تغیر
- باب نہم — متجددین کا منہج تفسیر
- باب دہم — مدون تفاسیر اور تعارف مفسرین

باب سوم حروف سبعہ اور باب ششم نسخ في القرآن میں جو تفصیلات بیان کی گئی ہیں وہ اردو کی کتاب میں یکجاں طور پر قارئین کو نہیں مل سکیں گی۔ پہلے ارادہ یہ تھا کہ کتاب کو ایک جلد میں شائع کیا جائے گا لیکن چونکہ ضخامت بڑھ گئی اس وجہ سے اب اس کو دو جلدوں میں شائع کیا جارہا ہے۔ پہلی جلد چھ ابواب پر اور دوسری چار ابواب پر مشتمل ہے۔

علوم القرآن از گوہر رحمان کے مصادر

کسی بھی تحریر کے مستند ہونے کا اندازہ ان مآخذ سے لگایا جاتا ہے جن کے حوالے سے اس تحریر میں موجود ہوتے ہیں۔ان مآخذ سے اخذ کردہ مواد، موضوع کی وضاحت کرتے ہوئے اس کی اہمیت میں اضافہ کرتا ہے۔علامہ گوہر رحمان نے علوم القرآن کو لکھتے ہوئے مختلف مصادر کا استعمال کیا ہیں۔ آپ قرآن، حدیث، کتب سماوی سے مدد لینے کے ساتھ ساتھ کتب تفاسیر ،کتب فقہ ،کتب سیرت، کتب تاریخ کو پیش نظر رکھتے ہیں۔اور اپنی رائے کا اظہار انتہائی سادہ اور سلیس جملوں میں کی صورت میں کرتے ہے۔ گویا آپ کتاب کی تیاری میں بنیادی اور ثانوی مآخذ سے مدد لیتے ہیں۔

علوم القرآن کو لکھتے ہوئے درج ذیل مصادر سے مدد لی گئی ہے۔

١۔ قرآن مجید

٢۔کتب سماویٰ

٣۔کتب احادیث

٤۔کتب تفاسیر

٥۔کتب علوم القرآن

٦۔کتب فقہ واصول فقہ

٧۔کتب وسیرت تاریخ

٨۔ متفرق کتب

علامہ گوہر رحمان صاحب کا اسلوب

اسلوب ایک نادر چیز ہے۔جو مصنف و محقق کے اختلاف ذوق و امتزاج ،استعداو صلاحیت ، تجربہ و شعور کے اعتبار سے مختلف ہوتا ہے۔افکارو نظریات صاحب تحریر کا عکس اسلوب مگر الفاظ اس کی نشانی ہوتی ہے۔اسلوب صاحب تحریر کو دیگر مصنفین و محققین سے یکتاو یگانہ کرتا ہے۔

"أسلوب :هو الوجه والمذهب والطريق هوالاسلوب"[1]

اسلوب لغت میں نظریہ ،سوچ، اور راستہ کے ہے۔وہ قواعد اور ضوابط یا کیفیات کا نام ہے جو ایک باحث تحقیق کے دوران مختلف انداز

[1] مجد الدین، محمد بن یعقوب، القاموس المحیط، والقابوس الوسیط، الجامع لما ذہب من کلام العرب شماميط، (بیروت، لبنان، دار لکتب العلمیہ، ١٩٩٥)، جلد اول ص: ٣٧٨

سے مختلف جگہوں پر مختلف طرق سے استعمال کرتا ہے۔

جیسا کہ خالق ملک داد لکھتے ہے:

"اسلوب سے مراد وہ تعبیری سانچہ ہے جو دوسرے عناصر پر مشتمل ہوتا ہے، یہ محقق کے اندر گہرائی اور ادراک کی عکاسی کرتا ہے۔ محقق کے ذہن میں مقالے کے معانی اور اس کے افکار جس قدر واضح اور صاف ہوں گے، اس کی تعبیر بھی اسی قدر واضح اور روشن اسلوب میں ممکن وہ گی۔"[1]

علامہ گوہر رحمان کے اسلوب میں سادہ زبان، اسلوب خطابت، بیانیہ اسلوب، دعوتی وتحریکی اسلوب، علمی اور ایجازی اسلوب کا حسین امتزاج موجود ہیں۔

علوم القرآن کا منہج

منہج سے مراد طریقہ یا راستہ ہے۔ اس سے مراد وہ طریقہ ہے جسے محقق اپنی تحقیق میں ملحوظ رکھتا ہے

منہج کی تعریف

منہج لغت میں درج ذیل معانی میں مستعمل ہے۔

- **"المناهج جمع منهج، ويدور لفظ المنهج في اللغة حول معنى الطريق البين الواضح، أو الخطة المرسومة لشيءٍ معين لتحقيقه.أ) فيقال للنهج: الطريق الواضح، واستنهج الطريقَ سَارَ نهجًا، والمنهاج يُراد بهما الطريق الواضح، ونهج الطريق أي: وَضَحَ واستبان.**
- **ونَهج الطريق أو نَهج الأمر، أي: وضح واستبان، ويقال: نهج فلان الطريق والأمر، أي: وضحه وأبانه.**
- **وفي (القاموس) النهج الطريق، كالمنهج، والمنهاج، وأنهج: أي وضَّحَ، واستنهج الطريق أي: صار نهجًا، كأنهج فلان سبيل فلان أي: سلك مسلكه؛[2]**

مناہج منہج کی جمع ہے۔ جس کا مطلب: واضح، طے شدہ تحقیق کا طریقہ جیسے کہا جاتا ہے، الطریق الواضح، اور نھج الطریق یعنی، واضح اور ظاہر باہر۔ ایسے ہی قاموس میں مستعمل ہے۔ جیسے، انہج فلان سبیل فلان یعنی کہ وہ اپنے راستے پر چلا۔

اصطلاحی تعریف

لغوی معنی کو دیکھ کر ہم کہ سکتے ہیں کہ منہج ان طرق اور بنیادی امور کا نام ہے جن پر چل کر ایک فرد یا ایک معاشرہ یا ایک امت اپنے

---

[1] خالق داد، **تحقیق وتدوین کا طریقہ کار**، (لاہور: آزاد بک ڈپو، ۲۰۱۱)، ص: ۱۲۶

[2] ابن منظور افریقی، محمد بن مکرم، ، لسان العرب، (بیروت لبنان: دار صادر، ۲۰۰۳)، ص: ۲۴۳

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.7 No.2, 2024

لیے تحقیق کا سامان کرتی ہے۔ جیسے کے خالق داد ملک لکھتے ہیں:

"منہج سے مراد معلومات کے استعمال کا وہ طریقہ ہے، جو کسی فکر کی تشکیل اور حکم لگانے کے لیے دوسروں کی تقلید کے بغیر اختیار کیا گیا ہو، اس کا ہدف اور غرض وغایت قاری کو قائل کرنا اور اس پر اثر انداز ہونا ہے، اور یہ ہدف اس وقت تک حاصل نہیں ہو سکتا جب تک محقق معلومات کی پیشکش کو منظم بنانے، اپنے تحلیل و تجزیہ میں اصول منطق کا التزام کرنے اور اپنے دلائل و براہین کو جاندار بنانے کی سر توڑ کوشش نہ کرے۔[1]

علامہ گوہر رحمان کے منہج میں قرآنی امثلہ، اجمال کی تفصیل، ایک موضوع سے ملتی جلتی آیات، کتب کا ذکر، حکم کو بیان کرنا، ابہامات کو زائل کرنا، کتب لغت سے معانی و تشریحات کا ذکر کرنا، اصحاب و تابعین کے اقوال کے ساتھ مختلف مسائل و احکامات سبب نزول، نسخ قرآن، سبعہ احرف کا ذکر، و عجاز القرآن وغیرہ کا ذکر شامل ہیں۔

خصوصیات

علامہ گوہر رحمان نے "علوم القرآن" کی ترکیب کا تعارف، قدیم منطقی مباحث اور جدید ادبی اسلوب کے ساتھ پیش کرنے کے بعد قرآن کی تعریف بھی متکلمین، فقہاء اور علماے عربی لغت کے نزدیک بیان کی ہے اور پھر قرآن کے مختلف نام ذکر کیے ہیں۔ صاحب کتاب کا کہنا ہے کہ قرآن کے پانچ ناموں میں قرآن اور فرقان زیادہ معروف، جبکہ ذکر، کتاب، اور تنزیل بھی ہیں۔ ان کے سو اصفاتی نام ہیں اور ان کے درمیان اصولِ فارق یہ ہے کہ یہ صفات کے طور پر قرآن میں مستعمل ہیں، جیسے ﴿إِنَّهُ لَقُرْآنٌ كَرِيمٌ﴾ (واقعہ:۷۷) اور ﴿وَهَٰذَا ذِكْرٌ مُّبَارَكٌ أَنزَلْنَاهُ﴾ (انبیاء:۵۰) ان آیات میں کریم اور مبارک بطور صفت مستعمل ہیں۔ صاحبِ کتاب نے قرآن کی متعدد تعریفات میں سے اس تعریف کع بھی ذکر کیا ہے

"القرآن هو كلام الله المعجز، المنزل على النبيﷺ، المكتوب في المصاحف، المنقول بالتواتر، المتعبد بتلاوته"

" قرآن اللہ کا معجز کلام ہے جو نبی اکرم ﷺ پر نازل ہوا، مصاحف میں لکھا ہوا ہے، اور تواتر سے منقول ہے، جس کی تلاوت عبادت ہے"۔

مکی اور مدنی کی بحث

مکی اور مدنی آیتوں کی پہچان بھی علوم القرآن کا ایک اہم مسئلہ ہے، اس پر مکی صاحب اور عزالدرینی نے لکھا ہے اور عصر حاضر میں اس پر مستقل اور بہت عمدہ کتابیں شائع ہوئی ہیں جیسے ڈاکٹر عبدالرزاق حسین احمد صاحب نے "المكي والمدني في القران الكريم" کے

[1] ملک، خالق داد، **تحقیق و تدوین کا طریقہ کار**، (لاہور: آزاد بک ڈپو۔ ۲۰۱۱ء)، ص: ۱۲۷

عنوان سے دوجلدوں میں سورۂ بنی اسرائیل تک آیات اور سورتوں کا تفصیلی جائزہ لیا ہے۔

نبی اکرم ﷺ سے ناسخ اور منسوخ کے منقول نہ ہونے کی وجہ مصنف علیہ الرحمہ نے یہ بیان کی ہے کہ اس وقت سب کچھ عیاں تھا۔ صحابہ کے سامنے قرآن کا نزول ہو رہا تھا، اس لیے بیان کی ضرورت نہیں تھی۔ ولیس بعد العیان بیان (اور مشاہدے کے بعد بیان کی حاجت نہیں رہتی)۔ یہ وجہ قاضی ابو بکر باقلانی کے **الانتصار للقرآن** میں بیان کردہ وجہ سے بہتر ہے کہ آپ ﷺ اس پر مامور نہیں تھے۔ شیخ زرقانی نے مکی اور مدنی سورتیں پہچاننے کے درج ذیل قواعد اور اصول ذکر کیے ہیں۔ ان کے مطابق مکی سورتوں کی پہچان اس طرح ہو گی کہ وہ سورت:

۱) جس میں کلّا کا لفظ آیا ہے ۲) جس میں آیتِ سجدہ ہو

۳) جس میں قصص الانبیاء ہوں ۴) سورۂ بقرہ کے سوا جس میں آدم و ابلیس کا قصہ ہو

۵) جس میں یا أیھا الناس سے خطاب ہو ۶) سورِ مفصل (حجرات تا ناس) مکی ہیں

۷) جس کی ابتدا حروف تہجی سے ہو، سوائے بقرہ و آل عمران کے، جبکہ سورۂ رعد میں اختلاف ہے

مکی سورتوں کی کچھ مزید خصوصیات اس طرح ذکر کی ہیں:

۱) شرک، بت پرستی اور ذہنوں میں پیدا ہونے والے شبہات کا رد اور اس کی مثالیں

۲) انبیاے سابقین اور سنن کونیہ (اصولِ فطرت جیسے زمین آسمان بارش وغیرہ) کا بیان

۳) مشرکین کی خراب عادتوں کا بیان

۴) بہترین اخلاق اور اچھی صفات کا بیان

۵) انفس و آفاق کی نشانات کا بیان مختلف اسلوب کے ساتھ

۶) ایجاز اور خطیبانہ اسلوبِ بیان

مدنی سورتوں کی خصوصیات

جبکہ مدنی سورتوں کی پہچان اس طرح ہو گی:

۱) جن سورتوں میں حدود و فرائض کا بیان ہو

۲) جہاد و احکام جہاد ہو

۳) جس میں منافقین کا ذکر ہو

۴) دقائق تشریع کا بیان اور احکام کی تفصیل

۵) اہل کتاب کو ایمان کی دعوت اور ان کے بری خصلتوں کا بیان

۶)بقدر ضرورت اطناب اور تطویل کا اسلوب

اس بحث میں اسلوب قرآن پر وارد سوالات کا جواب بھی دیا ہے۔

چونکہ مصنف صاحب جامعہ تفہیم القرآن کے مدرس ہیں، اس لیے ان کا اندازِ تحریر مخاطبانہ اور تفصیل سے علمی نکات سمیت سمجھانے کا ہے۔اور جب انھیں احساس ہوتا ہے کہ بات طویل ہوگئی ہے تو فورا معذرت کر کے وجہ بیان کرتے ہیں۔

نادر انداز

علامہ گوہر نے علوم القرآن کو لکھنے میں جس نادر انداز کو اپنایا ہے وہ اس کتاب کی ایک خوبی ہے۔ مفہوم کی ادئیگی کو نقلی و عقلی دلائل سے ادا کرتے ہوئے اپنا مدعا بیان کرنا خصوصیت علوم القرآن کی ہے۔

اختصار و جامعیت

اختصار سے مراد ہرگز الفاظ کی کمی نہیں ہے۔الفاظ کی کمی یا زیادتی اختصار و طوالت کا معیار نہیں ہے۔ معنی کا اکمال ابلاغ الی الغیر چاہے وہ الفاظ کم ہو یا زیادہ ہو اختصار کہلاتا ہے۔ایک مصنف کو اس پر کمال ہونا بہت ہی حیران کن بات ہے۔ کہ اپنے الفاظ کے معانی کو انتہائی جامع اور مختصر بیان کرنا اسکتاب کی خوبی ہے۔

سلاست روانی

علامہ گوہر رحمان کے ہاں اسلوب کا ایک بالکل نیا پہلو موجود ہے، جو ان کے قلم سے تسلسل کے ساتھ ان کے تجربے، دعوت دین میں کمال،اور اسلام کی لازوال خدمت کی صورت میں ان کے الفاظ میں آگیا ہے۔سادہ الفاظ اور سیدھے سادھے معانی بیان کر کے قاری کی توجہ کو اپنی طرف مبذوک کر کے علوم القرآن کے معانی کو ان کے ذہن کے نہاں خانے میں پہنچادیتے ہیں۔

حوالے دینے کا اسلوب

علوم القرآن کی ایک اہم خصوصیت یہ کہ علامہ صاحب نے اگر کسی کا قول اختیار کیا ہے۔ تو اس کا حوالہ بھی دیا ہے۔ کسی تفسیر سے کوئی قول لیا ہے تو بھی حوالہ درج ہے۔ بعض اوقات منسوب بندے کا نام لیتے ہے تو کبھی کتاب کا نام لے لیتے ہے۔

حسن ترتیب

علوم القرآن میں علوم کی تشریح میں ترتیب کا خاص خیال رکھا گیا ہے۔ یہ نہیں کہ مختلف موضوعات کو مختلف جگھوں سے تشریح کے لیے اختیار کیا گیا ہو۔ یہ کتاب مکمل قرآن مجید کے تمام علوم کی تفصیل میں ایک خاص تفصیل و ترتیب کو مد نظر رکھا گیا ہے۔

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.7 No.2, 2024

خلاصہ بحث ونتائج

قرآن مجید ایک مکمل ضابطہ حیات ہے اور ہر دور میں تمام شعبہ حیات میں راہنمائی اور ہدایت کے لیے اس کی پیروی لازم رہی ہے۔اس راہنمائی کے بغیر عبدیت کے فرائض ادا کرنا ناممکن ہے۔ قرآن میں اجمالی احکام بھی ہیں اور مفصل واقعات بھی۔ قرآن کا اجمال، تفصیل کا متقاضی ہے۔اسی لیے حضرت محمد ﷺ نے اس کی تفصیل بیان کی۔ آپ ﷺ کے فرائض منصبی میں قرآن کی تشریح وتوضیح شامل تھی۔

امت محمدیہ ﷺ کا یہ فرض ہے کہ وہ قرآن کی تعلیم کو ہر عہد میں ہر انسان کے لئے ممکن بنائے اسی مقصد کے لئے اہل علم نے قرآن کی وضاحت اور تشریح کے لئے تفاسیر لکھیں اور اس کے مجمل کو تفصیل اور مطلق و مقید،عام وخاص وغیرہ کو اپنی بساط کے مطابق سلجھانے کی کوشش کی ہے۔ہر دور میں مصنفین نے مختلف زبانوں میں اپنے ذوق کے مطابق قرآن مجید کی خدمت کی اور مخصوص مناہج اور اسالیب کو اختیار کرتے ہوئے قرآن مجید علوم کو بیان کیا، انہی علوم القرآن کی کتب میں ایک نام "علوم القرآن از علامہ گوہر رحمان "کا بھی ہے۔

اس کتاب کے مختلف اسالیب مثال کے طور پر، سلاست روانی، آسان لغت، علمی و ادبی، بیانیہ و خطیبانہ، منطقی و دعوتی اسالیب نے اس کتاب کو علوم القرآن کو بیان کرنے میں دیگر کتب علوم القرآن سے جدا کر دیا ہے۔کتاب کے استدلال کرنے کے مناہج میں قرآن بالقرآن و بالاحادیث ، صحابہ و تابعین کے اقوال ،لغت کتب سے استشہاد، اصناف شعر کا استعمال، تربیت کرنے کا طریقہ کار، حاشیہ نگاری، تعارف سور، فضائل آیات وسور وغیرہ نے بھی اس تفسیر کو انفرادی مقام دے دیا ہے۔